البقرۃ: 39 [تالیف: بنت عبد الشکور]

وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ

(اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلا دیا وہی آگ کے ساتھی [دوزخ والے] ہیں، وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔)

کُفر کا مطلب انکار کرنا بھی ہے اور تکذیب کا مطلب جھٹلانا یا کسی کو جھوٹا قرار دینا ہے۔ ویسے تو دونوں تقریباً ہم معنی ہیں۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ "میں نہیں مانتا" تو یہ انکار ہے۔ اور اگر کوئی شخص یہ کہے کہ "یہ بات ہی غلط ہے اور اِس غلط بات کو میں جھٹلاتا ہوں" تو یہ تکذیب ہے۔

وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا (اور جنھوں نے کفر/ انکار کیا)

جنھوں نے نہ اللہ کی ہدایات کو مانا، نہ اللہ کی کتاب کو مانا، نہ اللہ کے رسولوں کو مانا اور نہ ہی اسلام کی تعلیمات کو مانا بلکہ سب کا یا کچھ کا انکار کیا اور اپنی مرضی یا خواہشات کے مطابق زندگی گزاری۔

وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا (اور جنھوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا)

آیات: اٰیَۃٌ کی جمع ہے۔
آیت کے اصل معنی اُس نشانی یا علامت کے ہیں جو کسی چیز کی طرف رہنمائی کرے۔
قرآن میں یہ لفظ چار مختلف معنوں میں آیا ہے:

1. کہیں اِس سے مراد محض علامت یا نشانی ہی ہے۔
2. کہیں کائنات کی نشانیوں کو اللہ کی آیات کہا گیا کیونکہ کائنات کی ہر چیز اللہ کی طرف اشارہ کرتی ہے۔
3. کہیں اُن معجزات کو آیات کہا گیا ہے جو انبیاءؑ لے کر آتے تھے۔ اور وہ معجزے اللہ ہی کی طرف سے ہوتے تھے۔
4. کہیں اللہ کی کتاب کے فقروں (عبارات / Phrases) کو آیات کہا گیا ہے۔

اللہ کی آیات کو جھٹلانے کا کیا مطلب ہے؟

1. اللہ کی کتاب میں جو بھی احکامات، عقائد، ایمانیات آئے ہیں اُسے سُن کر اگر کوئی کہے کہ ہم اِنھیں نہیں مانتے۔
2. اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بھی معجزات بھیجے گئے اُسے اگر کوئی جھٹلائے۔ کیونکہ معجزات اِس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ یہ واقعی اللہ کا رسول ہے۔ مثلاً موسیٰؑ کی لاٹھی، محمدؐ کا چاند کا دو ٹکڑے کر دینا۔
3. رسولوں کو اگر کوئی جھٹلائے کہ میں اُسے رسول یا نبی نہیں مانتا۔
4. قرآن میں اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کو خاتم النبیین کہا ہے۔ اگر کوئی محمدؐ کو آخری نبی یا رسول نہیں مانتا۔
5. کائنات کی نشانیاں دیکھ کر کہنا کہ یہ سب بنانے والا یا اِنھیں چلانے والا کوئی بھی نہیں۔ یہ سب کچھ اپنے آپ سے ہوا۔

یعنی اگر کوئی اللہ کی کتاب، رسولوں، معجزات اور کائنات کی نشانیاں کو نہ مانے یا کچھ کو مانے اور کچھ کو نہ مانے تب بھی ساری آیات کو جھٹلاتا ہے۔ حتیٰ کہ اگر کوئی تمام رسولوں میں صرف ایک رسول کا بھی انکار کرتا ہے تو گویا وہ قرآن کا انکار کر رہا ہے یا جھٹلا رہا ہے۔
اگر کوئی ایک بھی آیت کا انکار کرتا ہے تو وہ سب کا انکار کر رہا ہے۔ ایسے لوگوں کا آخرت میں کیا انجام ہوگا؟

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ (وہی آگ کے ساتھی [دوزخ والے] ہیں)

ہدایت کا انکار کرنے والے جہنم میں جائیں گے۔
ایسے لوگ دوزخ کے ساتھی ہیں۔ وہ انکی صحبت (company) میں رہے گے۔
اُسی میں اپنا وقت گزارے گے۔ اور کتنا وقت گزارے گے؟

هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ (وہ اُس [دوزخ] میں ہمیشہ رہے گے۔)

جو لوگ دنیا میں کفر کر کے آئے، اللہ کی آیات کو جھٹلا کر آئے وہ دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گے۔

خلاصہ:-

اِن آیات میں ایک طرف انسان کی زندگی کا مقصد بتا دیا گیا اور دوسری طرف یہ بتا دیا گیا کہ زمین پر اُس کا کیا امتحان ہے۔ اور آخر میں بتا دیا گیا کہ امتحان سے کامیاب ہونے کے لیے اُسے کیا کرنا ہے (جس نے اللہ کی ہدایت کی پیروی کی اُسے نہ خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوگے)۔
شروعات میں ہی سورۃ الفاتحۃ میں ہم نے دعا کی: اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت فرما تا رہ) تو آگے البقرۃ: 2 میں بتا دیا گیا ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛ فِیْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ (اس کتاب [کے اللہ کی کتاب ہونے] میں کوئی شک نہیں۔ [یہ] پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔) پھر متقیوں کی صفات بتا کر کہا گیا کہ یہی لوگ اَلْمُفْلِحُوْنَ [فلاح پانے والے] ہیں۔
اگر آخرت میں کامیابی پانا چاہتے ہو تو اُسے اللہ کی ہدایات پر عمل کرنا ہوگا۔ اگر کوئی اِس کتاب ہدایت کو چھوڑ کر کسی اور چیز کی محبت دل میں پالے گا، کسی اور چیز کے پیچھے بھاگے گا، اللہ اُسے غمگین ہی رکھے گا۔ پھر اُسے دِل کا سکون اور خوشی نہیں مل سکتی۔

Compiled by: Bint A. Shakoor
(As-Saajidoon)